حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ
مفتی اعظم پاکستان

ادارۃ المعارف کراچی

طبع جدید : محرم الحرام ۱۴۱۸ھ، مئی ۱۹۹۷ء
باہتمام : محمد مشتاق ستی
مطبع : احمد پرنٹنگ کارپوریشن کراچی

ناشر : ادارۃ المعارف کراچی ۱۴
پوسٹ کوڈ ۷۵۱۸۰ فون: ۵۰۶۰۷۲۷

سرِورق : رشید شاہد

ملنے کے پتے : ادارۃ المعارف کراچی نمبر ۱۴
دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی ۱
ادارہ اسلامیات، ۱۹۰۔ انارکلی لاہور

بسم اللہ

دینِ اسلام کی آسانی اور پُرکاری کی ایک مثال

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اسلام ایک آسان اور سہل شریعت لے کر آیا ہے، اس میں محنت کم اور مزدوری زیادہ، عمل مختصر اور ثواب عظیم کے عجیب و غریب پہلو ہیں، اس کی نماز و عبادت بھی مسجد کے ساتھ مخصوص نہیں، ہر گھر ہر زمین پر ہو جاتی ہے، وہ عبادت کے لئے ترکِ دنیا کی تعلیم نہیں دیتا، بلکہ ایسے کیمیاوی نسخے بتلاتا ہے جس سے دنیا کے کام بھی دین بن جائیں، دنیوی مشاغل میں رہتے ہوئے ایک آدمی ذاکر شاغل واصل بحق ہو جائے، رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قولی اور عملی تعلیمات نے انسان کی ہر نقل و حرکت اور ہر وقت اور ہر مقام کے لئے ذکر اللہ اور دعاؤں کے ایسے مختصر مختصر جملے سکھا دیئے ہیں کہ اُن کے پڑھنے سے نہ کسی دنیوی کام میں خلل آتا ہے، اور نہ پڑھنے والے پر کوئی محنت پڑتی ہے، اور وہ اس ادنیٰ سے عمل سے ہمہ وقت ذکرِ الٰہی میں مشغول ہو جاتا ہے، اس پر مزید یہ کہ ان اذکار میں دین و دنیا کی بھلائی کے لئے اللہ تعالیٰ سے دُعا سکھلائی گئی ہے جس کے نتیجہ میں دینی

اور دنیوی ہر طرح کی بھلائی کے دروازے کھلتے نظر آتے ہیں، یہ دعائیں "مناجاتِ مقبول" میں درج کر دی گئی ہیں،

اسلام کی تعلیمات دینِ اسلام کی حقانیت کی ایک مستقل دلیل بھی ہیں، کیونکہ دین و مذہب کا حاصل ہی یہ ہے کہ بندہ کو معبود سے، مخلوق کو خالق سے وابستہ کر دے، اسلام کی ان تعلیمات نے انسان کے ہر قول و فعل اور نقل و حرکت میں اس کو خدائے تعالیٰ کی یاد میں مشغول کر دیا ہے، اور وہ بھی ایسے انداز میں کہ کام کرنے والے کو خبر بھی نہ ہو کہ وہ کوئی کام دین کا کر رہا ہے، اور خود بخود اس کو دین کی فلاح حاصل ہو جائے، دینِ اسلام کی ان تعلیمات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اپنے ہر کام اور ہر نقل و حرکت کو بسم اللہ سے شروع کرو،

"بسم اللہ الرحمن الرحیم" ایک ایسا مختصر جملہ ہے جس کے پڑھنے میں نہ کوئی محنت مشقت ہے، نہ کوئی وقت خرچ ہوتا ہے، مگر اس کے آثار و برکات نہایت دُور رس اور عظیم الشان دینی اور دنیوی فوائد پر مشتمل ہیں،

مؤمن جب کھانے سے پہلے بسم اللہ کہتا ہے تو اس کے یہ معنی ہیں کہ یہ حقیقت اس کے سامنے مستحضر ہے کہ یہ کھانے کا لقمہ جو اس نے اٹھایا ہے اس کی تخلیق میں اس کا بہت کم دخل ہے، پورے آسمان و زمین اور اس کے سیاروں اور فضائی قوتوں نے مہینوں اس میں کام کیا ہے جب ایک دانہ زمین کے اندر سے درخت کے رُوپ میں نکلا ہے، پھر لاکھوں جانوروں اور انسانوں نے اس کی حفاظت و تربیت کی خدمت انجام دی،

یہاں تک کہ وہ کھانے کے قابل لقمہ بنا ہے، یہ سب کچھ کسی مخفی قدرت کے کارنامے ہیں، انسان کی مجال نہیں کہ ان سب قوتوں سے کام لے سکے،

اسی طرح جب پانی پینے سے پہلے بسم اللہ کہتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ پانی کی حقیقت اس کے سامنے ہے، کہ کس طرح قادرِ مطلق نے اس کو سمندر سے بخار بنا کر اڑایا پھر بادل بنا کر جمایا اور پھر کس طرح اس فضائی مشین نے اس نمکین پانی کو میٹھے پانی میں تبدیل کر دیا، اور پھر بقدرِ ضرورت پانی کو برسا کر کھیتوں، درختوں کو سیراب کیا، تالابوں اور پانی کے حوضوں کو وقتی طور پر استعمال کرنے کے لئے بھر دیا، اور اس کے بہت بڑے ذخیرے کو پہاڑوں کی چوٹیوں پر ایک عجیب قسم کے واٹر ورکس بنا کر رکھ دیا ہے، جس میں نہ ٹنکی بنانے کی ضرورت ہے نہ اُس ٹنکی میں پانی سڑنے اور خراب ہونے کا کوئی اندیشہ ہے، نہ اُس میں دوائیں ڈالنے کی ضرورت ہے، بلکہ برف کی شکل میں ایک بحرِ منجمد پہاڑوں کے اوپر لاد دیا، جس میں سے رس رس کر تھوڑا تھوڑا پانی پہاڑوں کی رگوں میں جاتا اور وہاں سے زمین کے نیچے نیچے پوری دنیا کے ہر خطہ میں ایک عجیب قسم کی پائپ لائن کے ذریعہ پہنچتا ہے جس میں لوہے کے خراب اثرات شامل ہونے کے بجائے زمین کے وہ جواہرات گندھک وغیرہ شامل ہوتے ہیں، جو پانی کی خرابیوں کو دور کر کے نہایت صاف ستھرا بے ضرر کر کے ہر جگہ سے ذرا سا گڑھا کھود کر نکالا جا سکتا ہے،

آج کا مہذب انسان بلّوری گلاس میں پانی ہاتھ میں لے کر حلق میں اُنڈیلنے سے پہلے اس پر غور کرے تو بے ساختہ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ

انعام ہے، اس کے علاوہ نیند آجانا تو ظاہری اسباب کے اعتبار سے بالکل اس کے اختیار میں نہیں، نہ اس کی کوئی تدبیر نیند کو بلاسکتی ہے، حق تعالیٰ کی حکمتِ بالغہ ہی نے ایسا نظام بنایا ہے کہ رات کی اندھیری ہوتے ہی ہر جانور اور انسان کو اپنی آرامگاہ کی تلاش ہوتی ہے، وہاں پہونچ کر نیند غالب ہوجاتی ہے، دن بھر کا تھکا ہارا جاندار اس نیند کے ذریعہ تازہ دم ہوجاتا ہے، یہ بھی قدرت ہی کا حیرت انگیز نظام ہے کہ سارے جہان کے جانوروں کو ایک ہی وقت نیند آتی ہے، اگر دوسرے کاموں کی طرح سونے کا وقت بھی ہر ایک انسان اور جانور کا الگ الگ ہوتا، تو دوسروں کے شور و غل اور چہل پہل سے سونے والوں کی نیند بھی حرام ہوجاتی، اور دنیا کے کاموں میں یوں خلل پڑتا کہ جس وقت ایک جماعت سو رہی ہے تو دوسری جاگ رہی ہے، جب سونیوالے اٹھیں گے تو وہ سوجائیں گے، ان کے آپس کے معاملات کس طرح طے ہوں گے؟ اور دنیا کی تعمیر میں جو تعاون و تناصر ساری مخلوق کا درکار ہے وہ کیسے قائم رہے گا؟

خلاصہ یہ ہے کہ سوتے وقت ایک حرف "بسم اللہ" نے مؤمن کے لئے اتنی بڑی معرفت کا دروازہ کھول دیا،

اسی طرح بیت الخلاء میں جانے سے پہلے "بسم اللہ" کہنا یہ تعلیم دیتا ہے کہ کھائی ہوئی غذا کو جزءِ بدن بنانا اور فضلات کو خارج کردینا یہ دونوں کام انسان کے بس میں نہیں، اللہ تعالیٰ ہی کی حکمت و قدرت سے یہ سب کام انجام پاتے ہیں،

وضو کے شروع میں "بسم اللہ" کہنے کی بڑی تاکید آئی ہے، بعض ائمہ

کے نزدیک تو بغیر بسم اللہ کے وضو ہوتا ہی نہیں، اور نماز کی تو ہر رکعت بسم اللہ سے شروع کی جاتی ہی، قرآن کریم کی ابتدا، بسم اللہ سے ہوئی ہے، درمنثور میں بحوالہ دارقطنی ابن عمرؓ سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل امینؑ جب کبھی میرے پاس وحی لے کر آئے تو پہلے "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھتے تھے،

اسی طرح اسلامی تعلیم یہ ہی کہ انسان اپنی ہر نقل و حرکت اور ہر کام کے شروع میں بسم اللہ پڑھے، اللہ کے نام پر شروع کرے اور اسی پر ختم کرے، جو عین اُن کاموں کے اشتغال کے وقت بھی اس کو ایک عارف و ذاکر بنا دیگی اور اس کے بعد بھی ہزاروں برکات و ثمرات لائے گی، گویا "بسم اللہ" ایک کیمیا ہے جو خاک کو سونا بنا دیتی ہے،

اسی لئے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:-

كُلُّ أَمْرٍ ذِي بَالٍ لَمْ يُبْدَأْ بِبِسْمِ اللهِ فَهُوَ أَقْطَعُ،	"یعنی جو معتد بہ کام بسم اللہ سے شروع نہ کیا جاوے وہ بے برکت ہے"،

قرآن کریم میں أَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى کی تفسیر امام زہریؒ نے یہی فرمائی ہے کہ "کلمۂ تقویٰ" سے مراد بسم اللہ ہے، اور اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ اور تمام مسلمانوں کو اس کا پابند بنا دیا ہے، را

(از رسالہ قنطرہ، مولانا لکھنوی)

افسوسناک غفلت

دنیا نے نیا رنگ و روپ بدلا، نئی تعلیم آئی، نئی تہذیب چلی، مگر وہ ایسے لوگوں کی طرف سے آئی جن کے یہاں خدا ہی کا کوئی تصور نہیں، اُن کے کسی کام کی ابتداء... بسم اللہ کیوں ہوتی؟ ان کی تقریر، تحریر سبھی اس نور و برکت سے محروم ہیں، افسوس کی چیز ہے کہ مسلمانوں نے اور چیزوں میں تو اُن کی نقل اُتاری ہی تھی اس غفلتِ مجرمانہ میں بھی انہی کی تقلید کرنے لگے، تقریر، تحریر کو بسم اللہ اور خطبۂ مسنونہ سے شروع کرنا دقیانوسیت اور مُلّائیت کی علامت قرار دیدیا جو اُن کے نزدیک سب سے بڑا جرم ہے، کھانے، پینے، چلنے پھرنے میں اُن کو کبھی خدا یاد نہیں آتا،

کس قدر محرومی اور بدنصیبی ہے کہ یہ چھوٹا سا بے محنت عمل جو کیمیا کا حکم رکھتا ہے اس سے بھی اپنے آپ کو محروم کرلیا، انا للہ وانا الیہ راجعون،

اس مختصر رسالہ کی اصل مسلمانوں کو اسی غفلت پر تنبیہ کرنا ہے کہ اور کچھ نہیں ہوتا تو اس بے محنت کام سے تو دم نہ چرائیں اور اس کی برکات و فضائل کو بلاوجہ ضائع نہ کریں،

احکام و مسائل

مسئلہ: بہت سے صحابہؓ و تابعینؒ اور ائمۂ مجتہدین کے نزدیک "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" قرآن مجید کی ایک مستقل آیت ہی، لیکن بعض حضرات کے نزدیک سورۂ نمل میں تو ایک آیت کا جزء ضرور ہے کوئی مستقل آیت

نہیں، بلکہ دو سورتوں کے درمیان فصل کرنے کے لئے بار بار نازل ہوئی ہے، اسی اختلاف کے پیش نظر فقہاء رحمہم اللہ نے یہ احتیاطی حکم دیا ہے کہ تعظیم و تکریم کے جتنے احکام آیاتِ قرآنی کے متعلق ہیں، مثلاً بے وضو اس کو چھونا جائز نہیں ان سب احکام میں بسم اللہ کا وہی حکم ہے جو تمام آیاتِ قرآن کا ہے، لیکن اگر کوئی شخص نماز میں قراءت کے بجائے صرف بسم اللہ پر اکتفاء کرے تو نماز نہ ہوگی، (قنطرہ بحوالہ مجتبیٰ و محیط)

مسئلہ؛ فقہاء کی تصریح ہے کہ تراویح میں ایک مرتبہ پورا قرآن ختم کرنا سنت مؤکدہ ہے، یہاں تک کہ ایک آیت بھی چھوٹ گئی، تو سنت ادا نہ ہوگی، اس لئے امام کو چاہئے کہ پورے مہینہ کی تراویح میں کسی روز کسی جگہ "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" کو جہراً بھی پڑھ دے، تاکہ یہ آیت پڑھنے اور سننے دونوں میں آکر بلا خلاف قرآن مکمل ہو جائے،

مسئلہ؛ نماز کی ہر رکعت کے شروع میں فاتحہ سے پہلے بسم اللہ پڑھنا امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ اور دوسرے بہت سے ائمہ کے نزدیک واجب ہے، امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک سنت ہے (شرح منیہ) اسی لئے ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ ضرور پڑھنا چاہئے، اکثر لوگ اس سے غافل ہیں،

مسئلہ؛ سورۂ فاتحہ کے بعد سورۃ ملانے سے پہلے بسم اللہ پڑھنا امام اعظمؒ کے نزدیک سنت نہیں ہے، اس لئے ترک اَولیٰ ہے، اور امام محمدؒ کے نزدیک بھی جہری نمازوں میں تو ترک ہی اولیٰ ہے مگر سرّی نمازوں میں پڑھنا اولیٰ ہے (کبیری شرح منیہ)

بسم اللہ کے بعض خواص مجربہ

ہر مشکل اور ہر حاجت کیلئے

(۱) جو شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو بارہ ہزار مرتبہ اس طرح پڑھے کہ ہر ایک ہزار پورا کرنے کے بعد درود شریف کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، اور اپنے مقصد کے لئے دعاء مانگے، پھر ایک ہزار اور اسی طرح پڑھ کر مقصد کیلئے دعاء کرے، اسی طرح بارہ ہزار پورے کردے تو انشاء اللہ ہر مشکل آسان اور ہر حاجت پوری ہوگی،

(۲) بسم اللہ کے حروف کے عدد سات سو چھیاسی ہیں، جو شخص اس عدد کے موافق سات روز تک متواتر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھا کرے، اور اپنے مقصد کے لئے دعاء کیا کرے، انشاء اللہ تعالیٰ مقصد پورا ہوگا،

تسخیر قلوب

جو شخص بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو چھ سو مرتبہ لکھکر اپنے پاس رکھے تو لوگوں کے دلوں میں اس کی عظمت و عزت ہوگی، کوئی اس سے بدسلوکی نہ کرسکے گا،

حفاظت از آفات

جو شخص محرم کی پہلی تاریخ کو ایک سو تیرہ مرتبہ پوری بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کاغذ پر لکھکر اپنے پاس رکھے گا ہر طرح کی آفات و مصائب سے محفوظ رہی گا، مجرتب ہے،

چوری اور شیطانی اثرات سے حفاظت

سونے سے پہلے اکیس مرتبہ پڑھے تو چوری اور شیطانی اثرات سے اور اچانک موت سے محفوظ رہے،

ظالم پر غلبہ

کسی ظالم کے سامنے پچاس مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالےٰ اس کو مغلوب کرکے اس کو غالب کر دیں گے،

ذہن اور حافظہ کیلئے

سات سو چھیاسی مرتبہ پانی پر دم کر کے طلوعِ آفتاب کے وقت پیئے تو ذہن کھل جائے اور حافظہ قوی ہوجائے،

حُب کیلئے

سات سو چھیاسی مرتبہ پانی پر دم کر کے جس کو پلائے، اس کو گہری محبت ہوجائے (ناجائز کاموں میں استعمال کرے گا تو وبال کا خطرہ ہے)

حفاظتِ اولاد

جس عورت کے بچے زندہ نہ رہتے ہوں، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو اکسٹھ مرتبہ لکھکر تعویذ بنا کر اپنے پاس رکھے تو بچے محفوظ رہیں گے، مجرّب ہے،

کھیتی کی حفاظت اور برکت کے لئے

ایک سو ایک مرتبہ کاغذ پر لکھکر کھیت میں دفن کر دے تو کھیتی تمام آفات سے محفوظ رہے، اور اس میں برکت ہو،

حکّام کیلئے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کسی کاغذ پر پانسو مرتبہ لکھے اور اس پر ڈیڑھ سو مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے

پھر اس تعویذ کو اپنے پاس رکھے تو حکام مہربان ہوجائیں، اور ظالم کے شر سے محفوظ رہے،

دردِ سر کیلئے اکیس مرتبہ لکھکر درد والے کے گلے میں یا سر پر باندھ دیں، تو دردِ سر جاتا رہے،

بسم اللہ کی خاصیات اور برکات بہت زیادہ ہیں، ان میں سے چند بقدر ضرورت لکھی گئیں، واللہ المستعان وعلیہ التکلان ؏

تصانیف

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ
مفتی اعظم پاکستان

- تفسیر معارف القرآن کامل ۸ جلدیں (اعلیٰ و عام ایڈیشن)
- اسلام کا نظامِ اراضی
- آلاتِ جدیدہ کے شرعی مسائل
- ایمان و کفر قرآن کی روشنی میں
- احکام و تاریخ قربانی
- احکامِ دعاء
- اوزانِ شرعیہ
- احکام و خواص بسم اللہ
- احکامِ حج
- آداب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
- آداب المساجد
- انسانی اعضاء کی پیوندکاری
- اسلام کا نظامِ تقسیمِ دولت
- اسلام اور موسیقی
- اسلامی ذبیحہ
- بیمہ زندگی
- پراویڈنٹ فنڈ پر زکوٰۃ اور سود کا مسئلہ
- پیغمبرِ امن و سلامت
- تصویر کے شرعی احکام
- جواہر الفقہ کامل ۳ جلد
- جہاد
- چند عظیم شخصیات
- ختمِ نبوت
- خطباتِ جمعہ و عیدین
- دو شہید
- ذوالنون مصری
- ذکر اللہ اور فضائل درود و سلام
- رویتِ ہلال
- رفیقِ سفر
- سنت و بدعت
- سیرت خاتم الانبیاء
- شہادتِ کائنات
- شب برات
- شہیدِ کربلا رضی اللہ عنہ
- ضبطِ ولادت
- علمی کشکول
- علاماتِ قیامت اور نزولِ مسیح علیہ السلام
- فتاویٰ دارالعلوم دیوبند کامل ۲ جلدیں
- قرآن میں نظامِ زکوٰۃ
- موت کے وقت شیطانی دھوکہ مع مسافرِ آخرت
- مجالس حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ
- مسئلہ سود
- مقامِ صحابہ رضی اللہ عنہم
- میرے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ
- مکاتیب حکیم الامت
- مصیبت کے بعد راحت
- نجات المسلمین
- نقوش و تاثرات
- وحدتِ امت

فون
۵۰۶۰۷۲۷

ادارۃ المعارف کراچی ۱۴